نقش آغاز

راشد الحق سمیع حقانی

اکیسویں صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام
"الحق" کے خصوصی نمبر کی اشاعت

تاریخ کے پرانے کیلنڈر پر بیسویں صدی اپنے بچے کھچے شب وروز اور لیل و نہار برق رفتاری کے ساتھ سمیٹ رہی ہے۔ بوڑھی دنیا کے جھریوں بھرے چہرے پر مزید ایک قرن کی گرد بیٹھنے کو ہے اکیسویں صدی کی دہلیز پر بیسویں صدی کا سورج اپنی تمام تر حشر سامانیوں کے ساتھ غروب ہونے کو ہے۔ کرہ ارض پر ان سو سالوں میں کیا کیا ہنگامے برپا ہوئے۔ اور کیسے کیسے انقلابات زمانہ نے تاریخ کا رخ موڑا۔ علم و آگہی اور سائنس و ٹیکنالوجی کی بدولت نت نئے تجربات نے کرہ ارض کو اتھاہ گہرائیوں سے اٹھا کر نہ صرف آسمان کی بلندیوں پر پہنچادیا بلکہ اس کو ہمدوش شمس و قمر کر دیا۔ اقوام عالم میں سے بعض قومیں ان سو سالوں میں اپنی کوتاہ ہمتی کی بناء پر گمنامی کے قعر مذلت میں جا گریں۔ اور کئی بہادر اقوام نے اپنے لیے صفحہ عالم پر ایک عظیم مقام حاصل کر لیا۔ اور جہد مسلسل کی بناء پر اوج ثریا پر کمندیں ڈال لیں۔ الغرض زندگی کے بحر فنا میں مد و جزر اور اضطراب و تلاطم کی موجوں نے اس عرصہ دراز میں کئی پرانی تہذیبوں کو غرقاب کر دیا۔ اور کئی نئی تہذیبوں کو اپنی تہہ سے باہر اچھال دیا۔ آج ہم اکیسویں صدی کے استقبال کی تیاریوں میں مصروف ہیں۔ بلکہ مغربی ممالک پر تو ایک جشن کا سا سماں طاری ہے اور کیوں نہ ہو کہ انہوں نے بیسویں صدی میں اپنے تمام اغراض و مقاصد اور اپنی منشا کے نتائج حاصل کر لیے۔ اور عالم اسلام کو اپنے زیر نگین کر دیا۔ روس اور کمیونزم کی بڑی طاقت کو پاش پاش کر دیا۔ اور اسی لیے اب وہ آئندہ صدی کو اپنی جیب کی گھڑی کہہ رہے ہیں۔ اور فخریہ کہہ رہے ہیں کہ وقت کے لمحوں کی باگ اب ہمارے ہاتھوں میں ہے۔ اقوام کی تقدیر بدلنے کا قلمدان ہمارے پاس ہے۔ سائنس و ٹیکنالوجی کے براق پر سوار ان کو عالم اسلام اور تیسری دنیا کے ممالک حقیر ترین شئے بلکہ حشرات الارض نظر آرہے ہیں۔

فکری اور روحانی قوت سے عاری مغربی اقوام مادیات اور اقتصادیات کے نشے سے مخمور ہیں۔ اور انہیں بظاہر کسی فکر اور پریشانی کی علامت نظر نہیں آتی۔ آئندہ صدی پر حکومت کرنے کیلئے بیسویں صدی کے آخری سال میں منتشر یورپ اپنی صدیوں کی دشمنی اور عداوت کو بھلا کر عالم اسلام پر حکومت کرنے کیلئے متحد نظر آرہا ہے۔ امریکہ دنیا کی واحد سپر پاور کی حیثیت سے بیسویں صدی کے آخری عشرے میں ابھرا ہے۔ اور وہ اپنے نیو ورلڈ آرڈر کو اکیسویں صدی کا دستور قرار دینا چاہتا ہے۔ ان تمام حالات اور واقعات کے پیش نظر اب عالم اسلام اکیسویں صدی کے چیلنجز کا کس طرح مقابلہ کر سکتا ہے ؟ اور کس نہج پر اسکو کام کرنا چاہیئے ؟ اس سلسلے میں ماہنامہ الحق ایک چھوٹی سی کوشش اکیسوی صدی کے چیلنجز اور عالم اسلام نمبر کی اشاعت سے کرنا چاہتا ہے۔ تاکہ امت مسلمہ جو خواب غفلت اور مایوسی و قنوطیت میں ڈوبی ہوئی ہے اس کو جھنجھوڑا جاسکے۔ "الحق" کے اس نمبر کیلئے ہمیں ماہنامہ الحق کے قارئین کرام کا خصوصی تعاون درکار ہے۔ امید ہے کہ اس سلسلہ میں آپ حضرات ہمیں اپنے مفید مشوروں اور بہتر تجاویز اور زریں آراء سے جلد آگاہ فرمائیں گے۔ نیز "الحق" کیلئے اپنے حلقہ میں قابل و فاضل اہل علم مضمون نگار حضرات کو بھی خصوصی نمبر کیلئے لکھنے کی ترغیب دیں گے۔ ماضی میں ماہنامہ الحق نے مختلف مواقع پر خصوصی نمبرات مرتب کیے ہیں جنہیں ملک و ملت نے الحمدللہ سراہا ہے۔ ہماری کوشش ہے کہ الحق کا یہ خصوصی نمبر اپنے جامع موضوعات اور تحقیقی مواد اور ضخامت کے اعتبار سے ایک تاریخی دستاویز کی حیثیت حاصل کرے تاکہ دنیا بھر میں مختلف ملکوں اور اداروں کے ساتھ ساتھ ماہنامہ الحق بھی اکیسوی صدی کے سلسلہ میں ہونے والی تیاریوں میں دینی ' اسلامی اور مذہبی صحافت کی جانب سے ایک بہت ہی کامیاب ثابت ہو۔ انشاء اللہ یہ نمبر ایک طرح سے دینی صحافت کا فرض کفایہ ادا کرنے کی کوشش کرے گا۔ ہمارے پاس تین ماہ کا قلیل عرصہ ہے اس نمبر میں جہاں ہم اکیسویں صدی جو ہمارا خصوصی موضوع ہے پر کام کرینگے اسکے ساتھ ساتھ اپنا محاسبہ اور گرفت پر یقین رکھنے والی زندہ اقوام کی طرح اپنے ماضی کو بھی ٹٹولنے کی اس نمبر میں کوشش کرینگے۔ کہ ہم نے ان سو سالوں (بیسویں صدی) میں کیا پایا ' کیا کھویا ؟ اور تاریخ عالم میں اپنے لیے کونسا مقام حاصل کیا ؟ اس صدی

میں مختلف تحریکات ابھریں اور سینکڑوں تنظیمیں بنیں اور مختلف شعبہ ہائے زندگی میں مسلمانوا
نے نمایاں کام کیا۔ اس کا کیا نتیجہ نکلا۔ کیا وہ اپنے مقاصد میں کامیاب ہوئیں ؟ اور اگر ناکام ہوئیں
اس کے کیا اسباب تھے ؟۔ گو کہ یہ ایک طویل موضوع ہے اور پوری ایک صدی کی چھان پھٹک
ہے' لیکن ہم وسائل کی عدم دستیابی اور اپنی بے بضاعتی کے پیش نظر بیسویں صدی کا ایک سرسری
سا جائزہ اس نمبر میں پیش کرنا چاہتے ہیں۔ یہ امر باعث حیرت ہے کہ بیسویں صدی کے آغاز میں
عالم اسلام کے چپے چپے میں آزادی و حریت اور انقلابی تحریکوں کا غلغلہ اپنے عروج پر تھا۔ جیسا کہ
الجزائر' تیونس' بر صغیر پاک و ہند' مصر' انڈونیشیاء اور دنیا بھر کے متعدد اسلامی ممالک استعمار کے
چنگل سے آزادی حاصل کر رہے تھے اور بیسویں صدی کے نصف تک مومنانہ تب و تاب اور غازیانہ
کردار کے باعث عالم اسلام کامیاب ہو چلا تھا لیکن صرف تھوڑے ہی عرصہ میں دوبارہ استعمار کے
اقتصادی' معاشی' ثقافتی' تمدنی' سیاسی اور فکری چنگل میں بری طرح پھنس کر رہ گیا۔ ہمیں
اکیسویں صدی کے سفر کیلئے کمر کسنے سے پہلے ماضی کی غلطیوں سے سبق حاصل کرنا ہوگا۔ اپنی
صفوں سے کالی بھیڑیں نکالنا ہونگی۔ ایک ولولہ تازہ سے نشان منزل کی جانب بڑھنا ہوگا۔ اپنے
نظام کار' افکار اور پالیسیوں میں کئی بنیادی تبدیلیاں کرنی ہونگی۔ قرآنی علوم و فنون اور درس نظامی
کے ساتھ ساتھ جدید سائنس و ٹیکنالوجی اور دیگر عصری علوم فنون اور عربی' انگریزی زبانوں میں
مہارت پیدا کر کے اکیسویں صدی کے چیلنجز کا مقابلہ کرنا ہوگا۔ اگر ہمارے اسلاف اغیار کے علوم
وفنون' منطق' فلسفہ وغیرہ کو اس وقت کے حالات کے مطابق اپنا سکتے ہیں۔ تو آج ہم اکیسویں صدی
کی دہلیز کے کنارے کیوں نہ ان تمام عصری علوم و فنون سے استفادہ نہ کریں۔ کیونکہ آئندہ صدی
انشاء اللہ اسلام کی ہے۔ خدا کے اس عالمگیر اور فطرت کے قریب ترین مذہب اسلام کی
ضیاپاشیاں اکیسویں صدی میں نصف النہار پر ہونگی۔ دنیا بھر کے تقریباً تمام نظام اپنی شکست سے
دوچار ہو چکے ہیں۔ کمیونزم اور سرمایہ دارانہ نظام کی چلچلاتی ہوئی دھوپ سے خلق خدا بالخصوص مغرب
اور امریکہ کے باسی اسلام کے سائبان کے نیچے آنا چاہتے ہیں۔ یہ اُسوقت ممکن ہو سکتا ہے جب ہم
روشن کل کیلئے آج کڑی محنت کریں۔ کامیابی اور اکیسویں صدی تب ہی ہمارا استقبال کرے گی۔

۴۰۴